بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمة الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ثَانِیَ اثْنَیْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

نصابِ تعلیم کے ذریعے سنی بچوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیگانہ بنانے کی شرمناک سازش

وفاقی وزارتِ تعلیم کی فوری توجہ کے لیے!

انگلش کی نویں کتاب کے پہلے مضمون کی ابتدائی درج ذیل سطور ہمارے پیشِ نظر ہیں:

"PROPHET MUHAMMAD"

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

PART-II

Time moved on, the enmity of the Quraish increased. The Muslims had no option but to migrate from Makkah. Abu Jahal and other enemies of Islam planned to kill the Prophet (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) One night they stood outside the Prophet's (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) house. They waited till dawn and entered the house, but to their surprise found Hazrat Ali (کرم اللہ وجہہ) sleeping in the Prophets' (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) bed, wearing the Prophets' (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) cloak.

The Prophet (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) took refuge in a cave. The Quraish followed and stood outside the cave for hours. Allah had to save his Prophet (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) At the entrance of the cave a spider had woven a web and a wild dove had laid eggs in its nest. Back in Makkah the Prophet (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) had left Hazrat Ali (کرم اللہ وجہہ) to return the deposits and trusts that the Prophet's (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) opponents had kept with him.

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ :

"وقت گزرتا رہا، قریش کی دشمنی (روز بروز) شدت اختیار کرتی چلی گئی اور مسلمانوں کے لیے مکہ سے ہجرت کر جانے کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ ایک رات انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان کا محاصرہ کر لیا — صبح تک (کی ناکام) انتظار کے بعد وہ گھر کے اندر داخل ہوئے، لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آپؐ کا کمبل اوڑھے سو رہے ہیں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں پناہ لی، قریش آپؐ کا پیچھا کرتے ہوئے غار کے دہانے تک جا پہنچے۔ (لیکن) اللہ (تعالیٰ) نے آپؐ کو محفوظ رکھنا تھا، غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا اور ایک کبوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دیئے۔ ادھر مکہ میں آپؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وہ امانتیں واپس لوٹانے کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جو آپؐ نے ان کے سپرد کی تھیں۔"

——— مضمون میں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں داخلے کا ذکر ہے!

انگلش کی اس نویں کتاب کے ٹائیٹل کے اندرونی صفحہ پر اردو میں درج ذیل سطور تحریر ہیں :

"عزیز طلبہ و طالبات، السلام علیکم!

پنجاب ٹیکسٹ بورڈ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو نصاب کے مطابق معیاری کتابیں مہیا کرتا ہے۔ نصابی ضروریات کے علاوہ ان کتابوں کے ذریعے اسلامی اقدار اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا شعور اجاگر کیا جاتا ہے۔

یہ کتابیں تجربہ کار ماہرینِ تعلیم سے لکھوائی جاتی ہیں، تاہم اگر کوئی بات وضاحت طلب رہ گئی ہو تو یقیناً آپ کے اساتذہ اس کمی کو پورا

کر سکتے ہیں ......!"

فقط والسلام
آپ کا خیر اندیش
(پروفیسر سید زاہد حسین کاظمی)
چیئرمین

ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا واقعہ اس وقت تک مکمل نہیں کہلا سکتا، جب تک اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہ ہو — چھوٹی بڑی تمام تواریخ اس بات پر متفق ہیں کہ اس موقع پر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رفیق و ہمسفر تھے — علامہ شبلی نعمانیؒ "سیرۃ النبیؐ" میں لکھتے ہیں:

"کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے۔ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا "مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔" حضرت ابوبکرؓ سے پہلے سے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبلِ ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے . . . . حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ جو نوخیز نوجوان تھے، شب کو غار میں ساتھ سوتے، صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتہ لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں؟ جو کچھ خبر ملتی، شام کو آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ کا غلام کچھ رات گئے بکریاں چرا کر لاتا، آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ ان کا دودھ پی لیتے۔ تین دن تک صرف یہی غذا تھی، لیکن ابنِ ہشام نے لکھا ہے کہ روزانہ شام کو حضرت اسماءؓ (بنت ابی بکرؓ) گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں، اسی طرح تین راتیں غار میں گزریں۔[1]

[1] یہ پوری تفصیل صحیح بخاری باب الہجرۃ میں ہے۔ باب مناقب المہاجرین میں

بعض مزید حالات ہیں، وہ بھی ہم نے شامل کر لیے ہیں" (سیرت النبیؐ، جلد اول ص ۲۷۶ تا ۲۷۷، مطبوعہ ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور)

الشیخ عبداللہ بن الشیخ محمدؒ بن عبدالوہاب "مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" (شائع کردہ: ادارہ جامعہ علوم اثریہ، جہلم) کے صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸ پر رقمطراز ہیں:

"(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:) مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکرؓ نے پوچھا، "کیا آپؐ مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا، "ہاں!" ابوبکرؓ نے کہا، "پھر میری دونوں اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیں" آپؐ نے فرمایا، "ہاں میں ایک اونٹنی قیمتاً لیتا ہوں" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: پھر ہم نے دونوں کے لیے بہت اچھا سامان تیار کیا، سفر میں کھانے کے لیے کھانا پکا کر ایک تھیلی میں بند کیا، اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنا دوپٹہ چیر کر اس کا ایک حصہ پانی کے مشکیزے پر لپیٹا اور دوسرا کھانا باندھنے میں استعمال کیا، اسی وجہ سے ان کا نام "ذات النطاقین" پڑ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے رات تک ابوبکرؓ کے گھر رہے، پھر رات کی تاریکی میں غارِ ثور میں جا چھپے۔ وہاں تین رات ٹھہرے، رات کے وقت عبداللہ بن ابی بکرؓ، جو بڑے ہونہار اور سمجھ دار نوجوان تھے، غار میں پہنچ جاتے۔ پھر آخر رات وہاں سے نکل کر منہ اندھیرے مکہ پہنچ جاتے۔ ایسا معلوم ہوتا، جیسے انھوں نے شہر میں ہی رات گزاری ہے۔ اہلِ مکہ ان دونوں کے خلاف جو تدبیریں کرتے، وہ پوری کارروائی رات کی تاریکی میں ان کو آکر بتا دیتے۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ عشاء کے بعد بکریاں چرا کر لاتا، ان کو ان کا دودھ پلاتا، رات ان کے پاس رہ کر صبح سویرے بکریاں چرانے کے لیے لے جاتا۔ تین رات یہ ایسا ہی کرتا رہا، ان کا راہنما عبداللہ بن اریقط لیثی تھا جو اپنے اہلِ ملک کے دین پر تھا۔ یہ کٹھن اور ناواقف راستوں کو خوب جانتا تھا۔ ان دونوں نے اس پر اعتماد کیا۔ اجرت طے کر کے دونوں اونٹنیاں اس کے حوالے کیں، اور تین رات کے بعد غارِ ثور میں آنے کا وعدہ کیا۔ امام حاکمؒ

اپنی مستدرک میں حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے ہمراہ غارِ ثور کی طرف چلے تو راستہ میں ابوبکرؓ کبھی آپؐ کی دائیں طرف، کبھی بائیں طرف، کبھی آگے اور کبھی پیچھے چلتے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، "ابوبکرؓ! کیا بات ہے، پہلے تو آپ نے اس طرح کبھی نہیں کیا؟" انھوں نے جواب دیا، "یا رسولؐ اللہ! اس خیال سے کہ آگے دشمن نہ ہو، میں آپؐ کے آگے ہو جاتا ہوں۔ اور یہ سمجھ کر کہ پیچھے سے دشمن نہ آجائے، میں آپؐ کے پیچھے چلنے لگتا ہوں۔ اور ایسے ہی کبھی آپؐ کے دائیں اور کبھی بائیں ہو جاتا ہوں۔ آپؐ پر خطرے کے پیشِ نظر ایسا کرتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا، "اے ابوبکرؓ! اگر کوئی خطرہ ہوا تو آپ چاہتے ہیں کہ میری بجائے آپ اس سے دوچار ہوں؟" بولے، "ہاں! اس خدا کی قسم، جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا!"

اس روز شدّتِ خوف سے آپؐ اپنے پاؤں کے اگلے حصّہ پر چلتے تھے، تاکہ پورے پاؤں کا نشان دیکھ کر دشمن پیچھا نہ کریں۔ حتیٰ کہ آپؐ کے پاؤں چھل گئے اور چلنے سے عاجز آگئے۔ یہ دیکھ کر ابوبکرؓ نے آپؐ کو کندھوں پر اٹھا لیا اور اسی طرح بھاگتے بھاگتے غارِ ثور پر جا پہنچے۔ پھر عرض کی، "یا رسولؐ اللہ! آپؐ باہر ٹھہریئے، مجھے اندر جانے دیجئے۔ اگر اس میں کوئی سانپ وغیرہ موذی چیز ہوئی تو آپؐ کو تکلیف نہ پہنچائے۔" آپؐ نے فرمایا، "اچھا اندر جائیے!" چنانچہ ابوبکرؓ اندر جاکر غارِ ثور کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولتے۔ اگر کوئی بِل دیکھتے تو اپنا کپڑا اپھاڑ کر اس میں ٹھونس دیتے۔ اس طرح کرتے کرتے ان کا سارا کپڑا ختم ہو گیا۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس میں انھوں نے اپنی ایڑی رکھ دی، تاکہ اس سے کوئی چیز نکل کر آپؐ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور اس غار میں سانپ اور بچھّو وغیرہ بکثرت تھے۔ ان انتظامات کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں داخل ہوئے۔ صبح کے وقت آپؐ نے پوچھا، "ابوبکرؓ! وہ کپڑا کہاں ہے؟" تو آپؓ نے یہ ساری تفصیل بتائی۔ یہ سن کر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، "الٰہی! ابوبکرؓ کو میرے درجہ میں میرے

ساتھ جنت میں داخل کرنا!" اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ بتایا کہ "اللہ نے آپ کی دعاء قبول فرمالی ہے!"

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھرانہ ہی اس موقع پر آپ کی خدمت میں مصروف تھا، جبکہ خود صدیق اکبرؓ اس جاں نثاری کے عالم میں آپ کے رفیقِ سفر، ہمدم اور یارِ غار تھے — حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا:

"اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الغار وَصاحبی علی الحوض"

(ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ، باب مناقب ابی بکرؓ)

"آپؐ میرے یارِ غار بھی ہیں اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھی بھی!"

یہ ایک ایسا اعزاز تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِهٖ وَ لَیْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَّیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ ——— الحدیث" (مشکوٰۃ، باب مناقب ابی بکرؓ)

"میری تمنا ہے کہ میری تمام عمر کے اعمال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایک دن اور ایک رات کے عمل کے برابر ہو جائیں ——— جہاں تک رات کا تعلق ہے، تو یہ وہ رات ہے جب آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق بن کر غارِ ثور کی طرف چلے تھے!"

صاحبِ "مختصر سیرت الرسولؐ" مزید لکھتے ہیں:

"صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے روایت ہے، ابوبکرؓ فرماتے تھے (جب ہم غار میں موجود تھے تو دشمن وہاں آپہنچا) میں نے اپنے سر کے اوپر کفار کے قدموں کو دیکھ کر کہا، "یارسولؐ اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نگاہ کی، تو ہمیں دیکھ لے گا"، آپؐ نے فرمایا، "اے ابوبکرؓ! آپ کا ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟ ——— غم نہ کیجیے، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے!" ——— ایک روایت میں ہے کہ جب ابوبکرؓ نے کھوجیوں کو دیکھا تو آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سخت غم

ہؤا اور آپؐ سے کہا، "اگر میں قتل ہؤا تو میری موت ایک آدمی کی موت ہے،
اور اگر خدا نخواستہ آپ قتل ہو گئے تو ایک پوری قوم ہلاک ہو جائے گی!"
آپؐ نے فرمایا، "گھبرائیے نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے!"
(صفحہ ۲۸۹)

چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے:
"اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔
— الآية!" (التوبة : ۴۰)

"اگر تم پیغمبرؐ کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے (وہ وقت تم کو یاد ہوگا) جب ان کو کافروں نے گھر سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن میں (ایک ابوبکرؓ تھے) دوسرے (خود رسول اللہؐ) جب وہ دونوں غارِ (ثور) میں تھے، اس وقت پیغمبرؐ اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے!" (ترجمہ و تفسیر فتح الحمید)

تب سوال یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے یہ کیسے تجربہ کار ماہرینِ تعلیم ہیں جنھیں سفرِ ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصاحبت کا بھی علم نہیں؟ —— اسے بدترین علمی خیانت ہی کہا جائے گا کہ انھیں غار کے منہ پر مکڑی کا جالا تو یاد ہے، کبوتری کے انڈے بھی وہ نہیں بھولے، لیکن اسی غار کے اندر موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار کا تذکرہ انھیں گوارا نہیں ہوا —— بلکہ اسے چور کی داڑھی میں تنکا کہیے کہ مضمون کا مصنف حضرت علی رضؓ سے متعلق آپؐ کے بستر پر سونے اور امانتیں لوٹانے کی وضاحت تو خود کر رہا ہے، لیکن بقیہ "وضاحت طلب" باتوں کی ذمہ داری طلبہ و طالبات کے اساتذہ پر چھوڑ رہا ہے —— واضح رہے، ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی قدر عزیز ہیں، جس قدر کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ! لیکن حضرت علیؓ کے احترام کا یہ تقاضا کہاں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی شان میں تنقیص کی جائے، یا ان کی خدمات کو فراموش کر دیا جائے؟ —— حضرت علی رضؓ کے سپرد اس موقع پر کفار کی امانتیں

تھیں، لیکن صدیقِ اکبر رض کے سپرد اس وقت اللہ رب العزت کی عطا کردہ امانتِ نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری تھی — حضرت علی رض آپؐ کے بستر پر اطمینان سے سو رہے تھے، جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رض اس وقت قدم قدم پر خطرات سے دوچار، صاحبِ نبوت کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے — اس کے باوجود اگر ان تجربہ کار ماہرین تعلیم نے مضمون میں حضرت صدیقِ اکبر رض کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا، تو یہ صحابہ دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ — چنانچہ اس حرکت سے طلبہ وطالبات میں اسلامی اقدار اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا شعور اجاگر نہیں کیا جا رہا، بلکہ سنّی بچوں کو اپنے قابلِ فخر اسلاف حضرات صحابہ کرام رض سے بیگانہ بنانے کی انتہائی شرمناک، گھناؤنی اور گندی سازش کا ارتکاب ہو رہا ہے — ہمیں زاہد حسین کاظمی کی بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ وہ غالی شیعہ اور دشمنانِ صحابہ میں سے ایک ہے، لیکن وفاقی وزارتِ تعلیم کی یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ سنّی بچوں کا نصابِ تعلیم مرتب کرنے والوں کی سربراہی ایک شیعہ کو کیوں سونپی گئی ہے؟ — بالخصوص اس لیے کہ شیعہ اپنی دینیات کا نصاب الگ کرا چکے ہیں، اور جس میں وہ تاریخ کو جی بھر کر مسخ کرنے میں آزاد ہیں — لیکن سنی بچوں کے ذہن مسموم کرنے کے لیے ان کے دینی ومذہبی مضامین کی ترتیب و تصنیف شیعوں کے سپرد کر دینا سراسر زیادتی اور سنیوں سے انتہائی ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ — عجیب بات یہ کہ حکومت کو بعض سنّی مدیرانِ جرائد نے اس طرف توجہ بھی دلائی ہے، لیکن ابھی تک اس کی طرف سے اس کتاب کے سلسلہ میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی — اندریں حالات سنّی اس حرکتِ شنیعہ کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ:

- ملک میں صحابہ کرام رض کی تنقیص کا یہ گھناؤنا کاروبار بند کیا جائے۔
- زیرِ نظر کتاب کو فی الفور تبدیل کر کے اس کی جگہ دوسری کتاب شاملِ نصاب کی جائے۔
- سنّی بچوں کے نصابِ تعلیم کی ترتیب کا کام سنّی ماہرینِ تعلیم کے سپرد کیا جائے اور زاہد حسین کاظمی کو اس کے عہدے سے جلد ہٹایا جائے۔

سنّی بچوں اور اساتذہ کرام سے بھی ہم یہ اپیل کریں گے کہ وہ اس کتاب کی درس وتدریس کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہوئے حکومت کو اس کی تبدیلی پر مجبور کریں — علاوہ ازیں سنّی مدیرانِ جرائد اس، اور اس جیسی دیگر حرکات کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں، ورنہ نتائج ان کے حق میں خدانخواستہ انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔